خبرونظر

دسمبر 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

میڈیا کو رپورٹنگ کیلئے آزاد ہونا چاہیئے

امریکی سفارتکاروں کا ٹی وی اور ریڈیو نیٹ ورکس کا دورہ

صحافیوں کی تربیتی نشستوں کا انعقاد

امریکی سفارتخانہ کے ڈپٹی چیف آف مشن پیٹرڈبلیو بوڈی نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ کے زیراہتمام نیشنل یوتھ کانفرنس سے خطاب کررہے ہیں۔

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ انسانی حقوق کے کمیشن کی سربراہ عاصمہ جہانگیر سے ملاقات کے بعد صحافیوں سے باتیں کررہے ہیں۔

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی کراچی میں لنکن کارنر کے دورہ کے موقع پر اظہار خیال کررہی ہیں۔

خبرونظر

شمارہ 12 دسمبر 2007ء

فہرست مضامین

قارئین "خبرونظر" کے خطوط 4
میڈیا کو واقعات کی رپورٹنگ کیلئے لازماً آزاد ہونا چاہیئے۔ 5
امریکی سفارتکاروں کا کراچی اور اسلام آباد میں ٹی وی اور ریڈیو یونیٹ ورکس کا دورہ 7
نائب وزیر خارجہ جان نیگرو پونٹے کا اسلام آباد میں پریس کیلئے بیان 9
بین الاقوامی ہفتۂ تعلیم کے تحت لنکن کارنر میں تقریبات کا انعقاد 10
ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کی بہتری کیلئے یو ایس ایڈ کا جہلم میں میلہ 11
تعلیمی بہتری کے لئے شراکت داری 12
امریکی تاریخ کے بارے میں معلوماتی کورس کا انعقاد 14
ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے عوام کی جانب سے ماؤں اور بچوں کیلئے 19 ایمبولینسوں کی فراہمی 15
انگریزی زبان کی تربیت کا کورس 16
لاہور میں جواہرات وزیورات کی ترقی کے مرکز کے قیام کیلئے یو ایس ایڈ کی اعانت 17
فیصل آباد زرعی یونیورسٹی میں یو ایس ایڈ کے تعاون سے سانچوں کی ڈھلائی کے مرکز کا افتتاح 18
امریکی سفارتخانہ کی مالی معاونت سے 10 ویں امریکن اسٹڈیز کانفرنس 19
انتخابی کوریج کے موضوع پر صحافیوں کی تربیتی نشستوں کا انعقاد 20

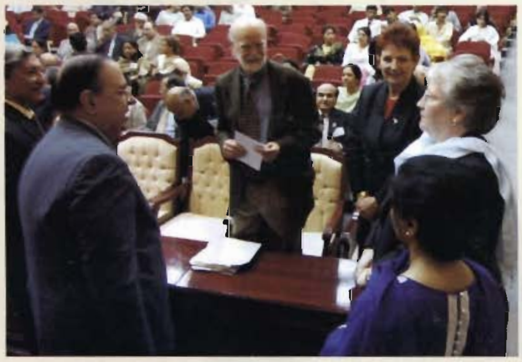

ایڈیٹران چیف
الیزبتھ اوکولٹن

مینجینگ ایڈیٹر
میگن ایلس

ڈیزائن
خالد محمود اختر

طباعت
کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

شائع کردہ
شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد
فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607
ای میل: Infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

اردو سرورق

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی 21 نومبر 2007ء کو کراچی پریس کلب کے دورہ کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کر رہی ہیں۔ قونصل جنرل کے دائیں جانب کراچی یونین آف جرنلسٹ کے صدر شمیم الرحمٰن اور عقب میں کراچی پریس کلب کے صدر صبیح الدین غوثی بھی نمایاں ہیں۔

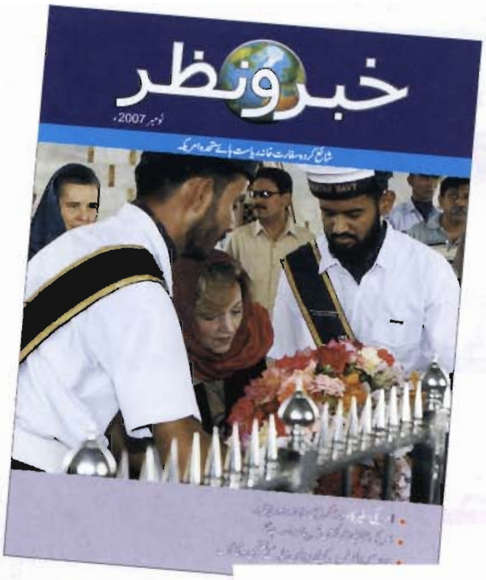

قارئینِ خبرونظر کے خطوط

کسر نہیں چھوڑی

نومبر 2007ء کے ''خبرونظر'' کو میں نے غور سے پڑھا۔ رسالے کی چھپائی اوراس کی خوبصورتی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ امریکی سفارتخانہ پاکستان میں اردواور انگریزی میں رسالہ شائع کر کے ہماری معلومات میں اضافہ کر رہا ہے۔اس شمارہ میں امریکی سفیر کی کراچی میں ملاقاتوں کی تصویری جھلکیاں بہت اچھی لگیں۔ امریکہ کی جانب سے 25 لڑاکا ہیلی کاپٹروں کی پاک فوج کے شعبہ ہوا بازی کو منتقلی کا مضمون بہت اچھا تھا۔ مزار اُچ شریف کے تحفظ کے لئے 50 ہزار ڈالر کی امریکی گرانٹ نے دل خوش کر دیا۔ فاٹا کے طالبعلموں کے لئے یوایس ایڈ کے تعلیمی وظائف اور زلزلہ زدہ علاقوں میں یوایس ایڈ کے تعلیمی پروگرام جیسے مضامین پڑھ کر کافی معلومات حاصل ہوئیں۔
میری تجویز ہے کہ ''خبرونظر'' کوعام مارکیٹ میں لایا جائے اور کم ازکم ملک کے تمام اضلاع کے ہیڈکوارٹرز کے بک اسٹالوں پر ''خبرونظر'' ضرور مہیا کیا جائے۔اس سے ایک طرف ''خبرونظر'' کی سرکولیشن میں اضافہ ہوگا تو دوسری طرف رسالے کے قارئین کی تعداد بھی بڑھے گی۔

غلام عباس بھنبھرو　　　خیر پور میرس

پُرانا قاری

میں ''خبرونظر'' کا پرانا قاری ہوں مگر خط پہلی مرتبہ لکھ رہا ہوں۔ ''خبرونظر'' میں ہر ماہ بہت اچھے مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ امریکہ پاکستان میں تعلیم کے شعبہ میں خاصی امداد فراہم کر رہا ہے جوایک اہم قدم ہے۔

جاوید اختر خاصخیلی　　　ماتلی، سندھ

اہم کردار

ایک پروفیسر دوست کی وساطت سے آپ کے بہترین رسالے سے آگاہی ہوئی۔ بقول اُن کے اُسے یہ رسالہ پچھلے کئی سالوں سے باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے اور اب اس کا مطالعہ اُسکے معمولات اورمشاغل میں مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ مجھے ایک گزشتہ شمارے کے مطالعے کا شرف حاصل ہوا۔ تب مجھے اندازہ ہوا کہ ''خبرونظر'' پاک امریکہ تعلقات اور معلومات میں کس قدر اہم کردار ادا کرتا ہے۔ میری تجویز ہو گی کہ دونوں ممالک کی تہذیب وثقافت کے رنگوں پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے، شعروادب بھی شامل ہو اور بطورِ خاص پشتو شعروادب کو بھی جگہ دی جائے۔

پروفیسر قیوم خان　　　نوشہرہ

ذوق و شوق سے

ہمارے علاقے کی مقامی لائبریری کے انچارج صاحب نے ''خبرونظر'' کے شمارہ نومبر 2007ء کی فوٹو کاپیاں بنوا کر لائبریری میں رکھی ہوئی ہیں۔ کافی افراد اس رسالے کو ذوق وشوق سے پڑھ رہے ہیں اور تعریف بھی کر رہے ہیں۔ یہ رسالہ لا جواب ہے۔ اگر ممکن ہو تو اس لائبریری کے لئے دو یا تین رسالے جاری کئے جائیں تاکہ ہمارے ضلع کے پڑھے لکھے نوجوان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

قاری حافظ محمد بخش　　　عمرآباد،۔ لکی مروت

صفحات میں اضافہ

برائے مہربانی قارئین ''خبرونظر'' کے خطوط کے صفحات میں اضافہ کیا جائے۔ امریکہ کے مشہور نشریاتی ادارہ (وائس آف امریکہ ریڈیو آپ کی دنیا اردو سروس) کو بھی ہر ماہ رسالے میں جگہ دی جائے کیونکہ آجکل VOA کی مقبولیت پاکستان میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ پاک امریکہ کے مابین ماضی کے تعلقات پر مبنی مضامین بھی شامل کریں۔

نعیم شاہ　　　کوہاٹ

شکایت

''خبرونظر'' کے بارے میں ایک چھوٹی سی شکایت ہے۔ نومبر کے شمارے میں میرا خط شاملِ اشاعت کیا گیا مگر افسوس کہ چھوٹی سی لاپرواہی کی وجہ سے پورا نام نہیں لکھا گیا۔ اگر ناراض نہ ہوں تو درستگی کی جائے۔

قاری حافظ گل جنت　　　لکی مروت

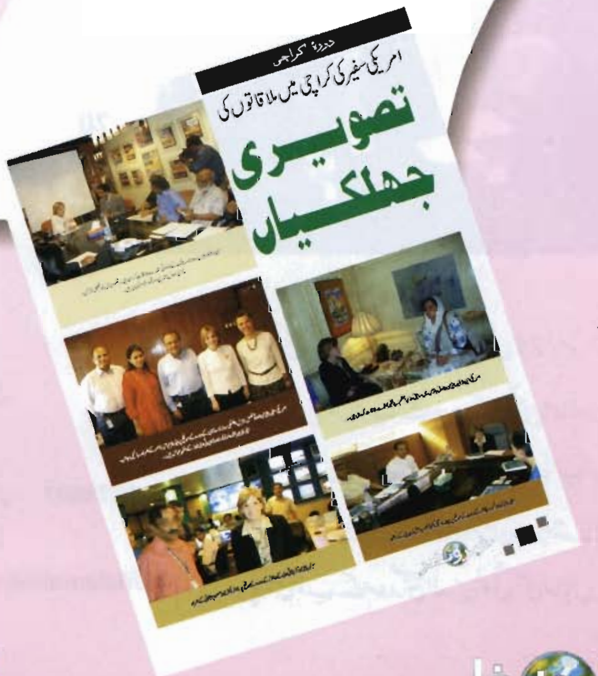

"میڈیا کو رپورٹنگ کیلئے لازماً آزاد ہونا چاهئیے"

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کے ساؤتھ ایشین فری میڈیا ایسوسی ایشن کی کانفرنس سے خطاب کے اقتباسات

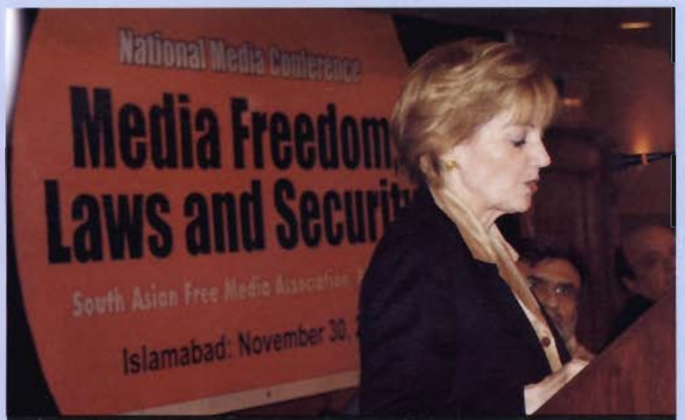

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اسلام آباد میں "سافما" کے زیر اہتمام نیشنل میڈیا کانفرنس سے خطاب کر رہی ہیں۔

سافما کانفرنس میں شریک صحافی اور سول سوسائٹی کے ارکان۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن دی نیوز کے امتیاز عالم، جنگ کے منو بھائی اور آج ٹی وی کے نصرت جاوید سے محو گفتگو ہیں۔

یہ جمہوری معاشرے کا طرہ امتیاز ہے کہ اس میں آزاد پریس کے ذریعے تمام لوگوں کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہوتا ہے۔ صحافت کا شعبہ تمام معاشروں میں ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ امریکہ میں پریس کی آزادی کی ضمانت آئین کی پہلی ترمیم میں دی گئی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا، جس سے پریس کی آزادی میں رکاوٹ پڑتی ہو۔ اسی اصول کے مطابق ہمارے ہاں میڈیا پر کوئی سرکاری پابندی نہیں ہے، اگرچہ میڈیا کے کردار پر معاشرے میں مسلسل بحث ہوتی رہتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی صحافیوں پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس آزادی کو پیشہ ورانہ انداز میں اور دیانت داری کے اعلیٰ ترین معیار کے مطابق استعمال میں لائیں۔ حکومت اور میڈیا کے درمیان تعلقات کی بنیاد اس اصول پر ہونی چاہئے کہ دونوں ایک دوسرے کی ذمہ داریوں اور فرائض کا احساس کریں اور اپنے اپنے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے کام کریں۔ حکومت پر لازم ہے کہ وہ میڈیا کو معلومات تک بلا روک ٹوک رسائی فراہم کرے۔

میرے ملک میں پریس، امور مملکت کا احتساب کرنے والے ادارے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ پریس امور مملکت کا ریکارڈ رکھتا ہے اور حکومت کے اقدامات کے اچھے یا برے ہونے کا تعین کرتا ہے۔ امریکی آئین میں آزادی اظہار کی جو ضمانت دی گئی ہے اور امریکہ میں آزادی کی جو روایات پائی جاتی ہیں، ان سے آزادی اظہار کو فروغ ملا ہے۔

2006 میں صدر بش نے دورہ پاکستان کے موقع پر کہا تھا کہ پاکستان کو جمہوریت کی طرف ابھی خاصا سفر طے کرنا ہے، تاہم یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ یہاں پریس کافی حد تک آزاد ہے اور فعال طریقے سے کام کر رہا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ پاکستان کے لوگ آزادی سے اپنی حکومت پر تنقید کر سکتے ہیں اور پاکستان میں متعدد سیاسی جماعتیں اور تحریکیں موجود ہیں، جو باقاعدگی سے حکومت کا محاسبہ کرتی رہتی ہیں۔ سول سوسائٹی کے یہ ادارے جمہوریت کی نشو ونما کے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

جب پاکستان میں میڈیا پر پابندیاں عائد کی گئیں تو امریکہ اور دوسرے ملکوں میں یہ آزادانہ طور پر کام کر رہا تھا۔ بین الاقوامی نشریاتی اداروں، اخبارات اور انٹرنیٹ پر پاکستان کی سیاسی صورتحال، گرفتاریوں اور میڈیا پر کریک ڈاؤن کو اجاگر کیا گیا۔ کراچی میں صحافیوں پر جو تشدد کیا گیا، اسے میں نے دس منٹ کے اندر تین مختلف چینلوں پر دیکھا۔

صدر مشرف کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے فعال اور آزاد میڈیا کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ پاکستان میں ایک پائیدار تبدیلی ہے اور حکومت جو بھی اقدامات کرے، اس تبدیلی کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ امریکہ 3 نومبر سے صدر مشرف پر زور دے رہا ہے کہ ایمرجنسی اٹھالی جائے، میڈیا پر پابندیاں ختم کی جائیں، حراست میں لئے جانے والے لوگوں کو رہا کیا جائے اور آئین بحال کیا جائے۔ مقامی میڈیا کے خلاف جو تادیبی اقتصادی اقدامات کئے گئے، ہم نے اس پر خاص طور پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

پاکستان کے میڈیا کے اداروں میں بڑے باصلاحیت اور فعال صحافی کام کررہے ہیں۔ پاکستان کے خبررساں ادارے تعمیری بحث ومباحثے کے لئے ایک اچھا پلیٹ فارم مہیا کررہے ہیں۔ میڈیا کے یہ ادارے بزنس کے بارے میں بھی اطلاعات دیتے ہیں اور اس طرح ملک کی اقتصادی ترقی میں مدد دے رہے ہیں۔

یہ بات نہائت حوصلہ افزا ہے کہ پاکستان دوبارہ جمہوریت کی طرف گامزن ہے۔ اس ہفتے صدر مشرف نے جو اقدامات کئے ہیں، ہم ان کا خیرمقدم کرتے ہیں۔ ان میں فوجی عہدہ چھوڑنے اور سویلین صدر کی حیثیت سے فرائض انجام دینے کے اقدامات شامل ہیں۔ ہم گزشتہ رات کی صدر کی اس یقین دہانی کا بھی خیرمقدم کرتے ہیں کہ وہ 16 دسمبر کو ایمرجنسی اٹھالیں گے۔

امریکہ دنیا بھر میں پریس کی آزادی کی حمایت کرتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پریس کی آزادی جمہوری حکومت میں ایک کلیدی عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمارے معاشرے سمیت تمام جمہوری معاشروں میں کئی خامیاں ہوسکتی ہیں، لیکن یہ محاسبے سے نہیں بچ سکتیں۔ ہمارے ملک میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی، جو جلد یا بدیر پریس میں نہ آجائے۔ ایک جوابدہ اور جمہوری نظام حکومت میں یہ ایک بڑا اہم عنصر ہے۔

امریکہ میں اور پاکستان سمیت کئی دوسرے ملکوں میں پریس بحث مباحثے کو جنم دیتا ہے، تحقیقاتی رپورٹنگ کا ذریعہ بنتا ہے اور مختلف نوعیت کے خیالات کے اظہار کے لئے فورم مہیا کرتا ہے، بالخصوص ان لوگوں کی طرف سے، جو خود آگے نہیں آسکتے۔ دنیا بھر میں صحافی جو خدمات انجام دے رہے ہیں اور آزادیء اظہار کے لئے جو کردار ادا کررہے ہیں، امریکہ ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ امریکہ خاص طور پر ان صحافیوں کو سلام پیش کرتا ہے، جو طرح طرح کے خطرات مول لے کر اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔

پریس اکثر ان لوگوں کی انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنتا رہتا ہے، جن کے مفادات کو آزادی اظہار سے اور جمہوری عمل کے شفاف ہونے سے ٹھیس پہنچتی ہے۔ کرپشن کا پردہ سب سے پہلے عموماً صحافی ہی چاک کرتے ہیں، صحافی ہی میدان جنگ سے سب سے پہلے خبریں بھیجتے ہیں اور صحافی ہی حکومت کے غلط اقدامات کو بےنقاب کرتے ہیں۔ ان فرائض کی ادائیگی میں صحافیوں کو طرح طرح کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دنیا بھر کی حکومتوں اور شہریوں کا فرض ہے کہ وہ صحافیوں کے تحفظ کے لئے آواز بلند کریں اور ان کے کردار کا اعتراف کریں۔

ہم نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ میڈیا پر باقی ماندہ پابندیاں بھی فوری طور پر ختم کردے اور نشریاتی اداروں کو اپنے پروگرام دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دے۔ میڈیا کو یہ آزادی حاصل ہونی چاہئے کہ وہ حالات وواقعات کے بارے میں اطلاع دے سکے اور عوام کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع فراہم کرسکے۔

آخر میں، مَیں یہ کہنا چاہوں گی کہ میں پاکستان کے نیوز میڈیا کی زبردست مداح ہوں۔ میں ہر روز کئی انگریزی اخبارات پڑھتی ہوں، اردو اخبارات کا ترجمہ پڑھتی ہوں، ٹی وی دیکھتی ہوں اور ریڈیو سنتی ہوں۔ مَیں پاکستان کے میڈیا کے تمام ذرائع سے مستفید ہوتی ہوں اور آزاد میڈیا کے لئے کام کرنے والے تمام لوگوں کو داد دیتی ہوں۔

سفیر این ڈبلیو پیٹرسن جنگ گروپ/جیوٹی وی کے سہیل وڑائچ سے باتیں کررہی ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن "سافما" کی کانفرنس میں شریک

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن سندھی اخبار عبرت کے ایڈیٹر انچیف قاضی اسد عابد اور امریکی پریس اتاشی الیزبتھ اوکولٹن سے محو گفتگو۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن انسانی حقوق کی علمبردار اور قانون دان عاصمہ جہانگیر سے باتیں کررہی ہیں۔

امریکی سفارتکاروں کا

ٹی وی اور ریڈیو نیٹ ورکس کا دورہ

میڈیا پر عائد پابندیاں اُٹھانے کا مطالبہ

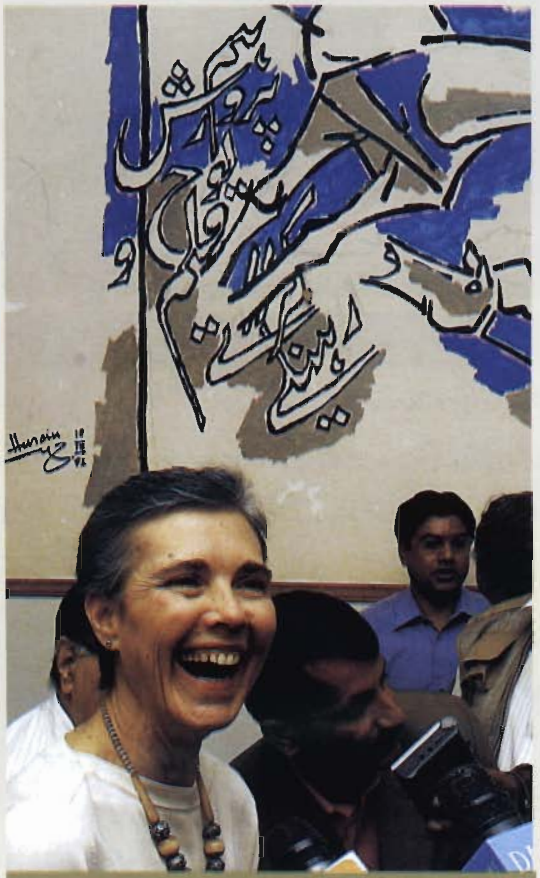

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی کراچی پریس کلب میں صحافیوں سے باتیں کر رہی ہیں۔

جیو ٹی وی نیٹ ورک:

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 19 نومبر کو کراچی میں جیو ٹیلی ویژن نیٹ ورک کے دفتر کا دورہ کیا اور حکومتِ پاکستان کی جانب سے نیوز میڈیا بشمول جیو ٹی وی پر پابندی کے احکامات پر حکومتِ امریکہ کی "سنگین تشویش" کا اظہار کیا۔

سفیر پیٹرسن نے نیٹ ورک کے اعلیٰ ادارتی عملے اور انتظامیہ سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ایسے انتہائی اور غیر مناسب اقدامات صریحاً پاکستان کے بہترین مفاد میں نہیں ہیں اور پاکستان نے ایک مکمل جمہوری معاشرہ بننے کی جانب جو پیش رفت کی ہے اُس کے برخلاف ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ نہ صرف اظہارِ رائے اور میڈیا کی آزادی کا معاملہ ہے بلکہ ایسے اقدامات متاثرہ خبر رساں اداروں کیلئے معاشی سزا ہوتے ہیں۔

اعلیٰ امریکی سفارت کار نے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ وہ میڈیا پر عائد پابندیوں جلد از جلد اُٹھائے اور فوری طور پر براڈ کاسٹرز کو اپنے پروگرام دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دے۔

اے آر وائی ٹی وی نیٹ ورک:

کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے 21 نومبر کو اے آر وائی ٹی وی نیٹ ورک اور کراچی پریس کلب کا دورہ کیا۔ اے آر وائی ٹی وی نیٹ ورک میں انہوں نے ادارہ کی انتظامیہ اور سینئر ادارتی عملہ سے ملاقات کی اور نیوز میڈیا پر پابندیوں اور ملک بھر میں درجنوں صحافیوں کو زیرِ حراست میں لئے جانے پر حکومت امریکہ کی گہری تشویش اظہار کیا۔

انہوں نے کہا کہ ہم نہیں سمجھتے کہ اس قسم کے ہنگامی اقدامات اس ماحول سے مطابقت رکھتے ہیں جو آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کیلئے ضروری ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کراچی میں جیو ٹی وی نیٹ ورک کے اعلیٰ ادارتی عملہ سے باتیں کرتے ہوئے۔

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی اے آر وائی ٹی وی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر سلمان اقبال سے ملاقات کے دوران۔ قونصل خانہ کی شعبہ امور عامہ کی افسر کیرن والٹر ڈیوس بھی تصویر میں نمایاں ہیں۔

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی کو مست ایف ایم ریڈیو کے دفتر کے دورہ کے دوران میں ممتاز کارٹونسٹ فیکا کا تخلیق کردہ میڈیا کی آزادی کی صورتحال پر ایک خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

مست ایف ایم 103 ریڈیو:

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے 30 نومبر کو کراچی میں مست ایف ایم 103 ریڈیو اسٹیشن کا دورہ کیا اور میڈیا کی آزادی کیلئے حکومت امریکہ کی مکمل حمایت کا اظہار کیا اور ملک میں 3 نومبر سے ہنگامی صورت حال کے نفاذ کے ساتھ مست ایف ایم 103 سمیت بعض نجی ریڈیو اور ٹی وی چینلز کی مسلسل بندش پر تشویش کا اظہار کیا۔

قونصل جنرل نے مست ایف ایم 103 کے عملہ کو یقین دلایا کہ امریکی سفارتخانہ اور حکومت، حکومت پاکستان پر مسلسل زور دیتی رہے گی کہ میڈیا پر عائد پابندیوں کو جلد از جلد اٹھایا جائے اور اپنے پروگرام دوبارہ شروع کرنے کی فوری طور پر اجازت دے۔

قونصل جنرل اینسکی نے کہا کہ ہم نہیں سمجھتے کہ اس قسم کے ہنگامی اقدامات اس ماحول سے مطابقت رکھتے ہیں جو آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کیلئے ضروری ہیں۔

کراچی پریس کلب

کراچی پریس کلب کی گورننگ باڈی اور دیگر ارکان سے ملاقات کے دوران قونصل جنرل کے اینسکی نے کہا کہ میڈیا کو واقعات کی رپورٹنگ کرنے، حکومت پر نکتہ چینی کرنے اور عوام کو اپنی آراء میں شریک کرنے کیلئے لازماً آزاد ہونا چاہیئے۔

کراچی پریس کلب کے صدر صبیح الدین غوثی اور کراچی یونین آف جرنلسٹس کے صدر شمیم الرحمٰن نے امریکی سفارتکاروں کو کلب کے باہر احتجاجی ریلی کے دوران درجنوں صحافیوں کی گرفتاری کے بارے میں آگاہ کیا۔

پاور 99 ایف ایم ریڈیو:

امریکی سفارتخانہ کی پریس اتاشی الیز بتھ اوکولٹن نے اسلام آباد میں 29 نومبر کو پاور 99 ایف ایم ریڈیو کے دفتر کا دورہ کیا اور ریڈیو اسٹیشن کی انتظامیہ اور اعلیٰ ادارتی حکام سے ملاقات کی۔

انہوں نے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ میڈیا پر عائد پابندیوں کو جلد از جلد اٹھایا جائے اور براڈ کاسٹرز کو اپنے پروگرام دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دی جائے۔

امریکی پریس اتاشی الیز بتھ اوکولٹن پاور 99 ایف ایم ریڈیو کے دورہ کے دوران ریڈیو کی انتظامیہ اور ادارتی عملے سے ملاقات کر رہی ہیں۔

نائب وزیر خارجہ جان نیگرو پونٹے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔

نائب وزیر خارجہ جان نیگرو پونٹے

کا اسلام آباد میں پریس کیلئے بیان

18 نومبر 2007ء

صبح بخیر! میں واشنگٹن روانہ ہونے اور چند سوالات کا جواب دینے سے قبل ایک مختصر بیان دینا چاہتا ہوں۔

اسلام آباد کے اِس مختصر دورہ کے دوران، میں نے صدر مشرف اور دیگر اعلیٰ پاکستانی حکام بشمول قومی سلامتی کے مشیر عزیز، وائس چیف آف آرمی اسٹاف جنرل کیانی، سابق وزیر خارجہ قصوری اور انٹر سروسز انٹیلی جینس کے ڈائریکٹر جنرل تاج سے ملاقاتیں کیں۔ میں نے فون پر پاکستان پیپلز پارٹی کی رہنما بینظیر بھٹو سے بھی بات کی ہے۔

صدر مشرف سے ملاقات میں، اُنہوں نے ایک اعتدال پسند، خوشحال اور جمہوری پاکستان کے لئے اپنے تصور کا اعادہ کیا۔ اُن کی زیر قیادت پاکستان نے اِس تصور کی جانب زبردست پیش رفت کی ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران پاکستان کے لوگوں نے وسیع تر اور زیادہ آزاد میڈیا، بے مثال اقتصادی نمو اور ترقی اور صنف پر مبنی قوانین اور اسکولوں کے نصاب میں میانہ روی دیکھی ہے۔ صدر مشرف انتہا پسندی کے خلاف ایک مضبوط آواز رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ ہم صدر مشرف کی زیر قیادت حکومتِ پاکستان کے ساتھ اپنے اشتراک کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ہم صدر مشرف کے اُس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں، جس میں اُنہوں نے کہا ہے کہ انتخابات جنوری میں منعقد ہوں گے، انہوں نے واضح طور پر اس عزم کا اعادہ گزشتہ روز میرے ساتھ بات کرتے ہوئے بھی کیا۔ انہوں نے اپنے اس عزم کا بھی اعادہ کیا کہ وہ اپنی دوسری مدتِ صدارت کے شروع ہونے سے قبل ریٹائر ہو جائیں گے اور ہم اُن پر زور دیتے ہیں کہ وہ جتنا جلدی ممکن ہو ایسا کریں۔

بدقسمتی سے، مظاہرین کے خلاف پولیس کی حالیہ کارروائیاں، میڈیا پر پابندی اور سیاسی رہنماؤں اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کی گرفتاریاں اُن اِصلاحات کے برخلاف ہیں جو حالیہ برسوں میں کی گئی ہیں۔ ان کارروائیوں کا جاری رہنا اُس ترقی کیلئے نقصان دہ ہے جو پاکستان نے کی ہے۔

میں حکومت پر زور دیتا ہوں کہ وہ ایسی کارروائیاں بند کرے، ہنگامی حالت ختم کرے اور تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کرے۔ ہنگامی حالت کا راج آزادانہ، منصفانہ اور قابل اعتبار انتخابات سے ہم آہنگ نہیں ہے، جس میں سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی اور میڈیا کی فعال شرکت درکار ہوتی ہے۔ پاکستان کے عوام اس بات کے مستحق ہیں کہ اُنہیں یہ موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اپنے رہنماؤں کو اُن پابندیوں سے آزاد ہو کر منتخب کریں جو ہنگامی حالت کے نفاذ میں موجود ہوتی ہیں۔

مستقبل کی جانب دیکھتے ہوئے، امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ کسی ملک کیلئے تشدد آمیز انتہا پسندی سے نمٹنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک اعتدال پسند سیاسی مرکز قائم کیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات پاکستان کیلئے بھی درست ہے اور میں نے اپنی بات چیت کے دوران سیاسی اعتدال پسند رہنماؤں کے درمیان مفاہمت کو بطور ایک تعمیری پیش قدمی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ایک جمہوری پاکستان جو دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری رکھتا ہے، امریکہ اور پاکستان دونوں کے مفادات کیلئے نہایت اہم ہے۔ موجودہ حالات میں تمام فریقوں کیلئے خطرناک راہ پر چلنے اور محاذ آرائی کے بجائے ملاقات اور بات چیت ہی فرمانِ امروز ہونا چاہیئے۔

امریکہ پاکستانی عوام کی ایک خوشحال اور جمہوری قوم کے طور پر اُبھرنے کی کوششوں کی حمایت کرتا ہے۔

هفتۂ بین الاقوامی تعلیم کی تقریبات

امریکی قونصل خانہ نے پشاور یونیورسٹی میں واقع لنکن کارنر میں متعدد سرگرمیوں کے ذریعہ آٹھواں سالانہ بین الاقوامی ہفتہ تعلیم منایا۔

قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے افسر اسٹیولیبنز نے کہا ہے کہ پاکستان میں بہت سے لوگ امریکہ کے بارے میں وہاں تعلیم حاصل کر کے جان پاتے ہیں۔ ہفتہ تعلیم کے پروگراموں کے ذریعہ ہم نئے غیر ملکی طالب علموں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

تقریبات کا آغاز سوموار 19 نومبر 2007ء کو امریکہ میں گریجویشن کے تعلیمی مواقع کے بارے میں ایک سیمینار سے ہوا۔ یوایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان (USEFP) کے نمائندوں نے گریجویشن کے داخلوں کے طریقہ کار، فلبرائیٹ وظائف، یونیورسٹی کی تلاش اور معیاری امتحانات کیلئے تیاری کے بارے میں اظہارِ خیال کیا۔

یوایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کے نمائندوں نے امریکہ میں حصول تعلیم کے خواہاں طالب علموں کیلئے مشاورتی نشستیں بھی منعقد کیں۔ یہ سیمینار منگل کے روز بھی جاری رہا اور پشاور یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں سیشنز منعقد ہوئے۔

امریکی سفارتخانہ کی کلچرل اتاشی کانسٹینس سی جونز پشاور یونیورسٹی کو تقابل ادیان کے موضوع پر کتابوں کا تحفہ دے رہی ہیں۔ تصویر میں امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے افسر اسٹیولیبنز بھی موجود ہیں۔

بین الاقوامی تعلیم کے ہفتہ کے سلسلہ میں لگائی گئی نمائش میں طلباء کی دلچسپی۔

نائب قونصل جسٹن کولبیک نے طالب علموں کیلئے "امریکہ کے ویزے کیلئے درخواست" کے بارے میں ایک پریزینٹیشن دیتے ہوئے کہا کہ اسٹوڈنٹ ویزا کے درخواست گزار کو دیانت دار ہونا چاہیئے اور وہ منظم اور مکمل تیاری کی حالت میں ہو اور درخواست دیتے وقت پُراعتماد ہو۔ امریکہ پاکستان سے بڑی تعداد میں تبادلہ طالب علموں کی میزبانی کر رہا ہے۔

ہفتہ بین الاقوامی تعلیم کی تقریبات بدھ کے روز نوبل انعام یافتہ سابق امریکی نائب صدر ایل گور کے بارے میں ایک اکیڈمی ایوارڈ یافتہ فلم "An Inconvenient Truth" کی نمائش کے ساتھ اختتام پذیر ہوں گی۔

تقریبات کے شرکاء میں پشاور یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز، سٹی یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے طالب علم بھی شامل تھے۔

2007ء میں امریکی اسٹوڈنٹ ویزا کی تعداد میں زبردست اضافہ

امریکی اسسٹنٹ سیکریٹری آف سٹیٹ برائے امور قونصلر مورا ہارٹی نے بتایا ہے کہ 2007ء میں امریکی محکمہ خارجہ نے ریکارڈ تعداد میں طالبعلموں اور تبادلہ وزیٹرز کو ویزا جاری کئے۔ لگ بھگ 6 لاکھ کی تعداد میں ویزے جاری کئے گئے جو گزشتہ سال کی بہ نسبت 10 فیصد زیادہ تھے۔ یہ تعداد حکومت امریکہ کی کوششوں کی کامیابی کا ثبوت ہے جو اس نے 11 ستمبر 2001ء کے واقعات کے بعد طالبعلموں کی درخواستوں میں کمی کے بعد ان کی تعداد کو بڑھانے کیلئے کیں ہیں۔

بین الاقوامی تعلیم کے ہفتہ کے اختتام پر جو کہ امریکی محکمہ خارجہ اور محکمہ تعلیم کا مشترکہ منصوبہ ہے باتیں کرتے ہوئے مورا ہارٹی نے بتایا کہ امریکہ کا بہترین اشتہار خود امریکہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں غیر ملکی طالب علم ایک قومی سلامتی کا معاملہ ہیں کیونکہ تعلیمی سیاح امریکہ کے ممکنہ دوست، حلیف اور کاروباری اشتراک کار ہوتے ہیں۔

محکمہ خارجہ کے اعداد وشمار کے مطابق 200 سے زیادہ تبادلہ پروگرام کے شرکاء اپنے ملکوں کے سربراہان مملکت یا بارسوخ رہنماء بن چکے ہیں۔ جن میں بنگلہ دیش، انڈونیشیا، فلپائین کے صدور اور اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کوفی عنان شامل ہیں۔

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے قائم مقام امور عامہ افسر انتون گریوبل ایف ایم 103 ریڈیو کو بین الاقوامی تعلیم کے ہفتہ کے حوالے سے انٹرویو دے رہے ہیں۔

جہلم میں یوایس ایڈ کے زیر اہتمام میلہ میں خواتین ماؤں اور بچوں کی صحت کے حوالے سے معلوماتی لٹریچر میں دلچسپی لے رہی ہیں۔

ماؤں اور بچوں کی صحت کی بہتری کیلئے جہلم میں میلہ

یوایس ایڈ پاکستان کی ڈائریکٹر ہیلتھ میری اسکیری نے ماں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کو دیرپا بنیادوں پر بہتر بنانے کے لئے حکومت اور مقامی آبادی کے درمیان اشتراک کو مستحکم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

ہیلتھ ڈائریکٹر میری اسکیری نے کہا کہ ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ ماؤں اور شیر خوار بچوں کی اموات میں کمی ایک پیچیدہ عمل ہے جس کیلئے محض آلات اور تربیت بذات خود کافی نہیں ہوتے۔ وہ یہاں ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کردار کی اہمیت اجاگر کرنے کے سلسلہ میں 7 نومبر 2007ء کو جہلم میں منعقد ہونے والے ایک میلہ سے خطاب کر رہی تھیں۔

یوایس ایڈ کی مالی اعانت سے چلنے والے ماؤں اور بچوں کی صحت کے منصوبہ (PAIMAN) اور نیشنل پروگرام برائے فیملی پلاننگ اینڈ پرائمری ہیلتھ کیئر نے اس میلہ کا اہتمام کیا تھا جس میں ایک میوزک وڈیو دکھائی گئی جو ماؤں اور نومولود بچوں کی صحت کے مسائل کے بارے میں لوگوں کا شعور بیدار کرتی ہے۔

یوایس ایڈ کی افسر میری اسکیری نے کہا کہ ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی اموات کے خلاف جنگ میں یوایس ایڈ PAIMAN کو فنڈز فراہم کر کے اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ اس منصوبہ پر جہلم کی آبادی اور پاکستان بھر کی آبادیوں کے ساتھ مل کر ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کو بہتر بنانے کیلئے کام کیا جا رہا ہے۔

اس موقع پر وفاقی سیکریٹری صحت خوشنود اختر لاشاری، صوبہ پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ، جہلم کے ضلعی ناظم چودھری فرخ الطاف اور نیشنل پروگرام برائے فیملی پلاننگ و پرائمری ہیلتھ کیئر کے قومی وصوبائی کوآرڈینیٹر بھی موجود تھے۔

یہ تقریب PAIMAN کے ابلاغ کی وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہے جس کا مقصد ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کے بارے میں پیغامات کو پھیلانا اور پالیسی سازوں، مقامی حکام اور عام لوگوں کو لیڈی ہیلتھ ورکرز کی مدد کیلئے آمادہ کرنا ہے۔

یوایس ایڈ کے PAIMAN منصوبہ کا مقصد صحت کے موجودہ نظاموں کی صلاحیت کو بہتر بنانا اور ماؤں اور بچوں کی دیکھ بھال کو یقینی بنانے کیلئے مقامی آبادی کے تعاون پر مبنی حکمت عملی کو مستحکم بنانا ہے۔

اس منصوبہ کیلئے اعانت حکومت امریکہ کی جانب سے پاکستان کو پانچ برسوں کے دوران دی جانے والی ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد کا حصہ ہے جس کے تحت اقتصادی ترقی، تعلیم، صحت عامہ اور نظم و نسق کو بہتر بنایا جائے گا اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے کاموں میں مدد دی جائے گی۔

وفاقی سیکریٹری صحت خوشنود اختر لاشاری کو جہلم میں میلہ کے دوران بریفنگ دی جا رہی ہے۔

تعلیمی بہتری کے لئے شراکت داری

تحریر: شمائلہ فاروق

وزیٹر پروگرام کے شرکاء کا نیشنل سائنس فاؤنڈیشن کے حکام کے ساتھ گروپ فوٹو

میں نے کچھ عرصہ پہلے انٹرنیشنل وزٹرز لیڈرشپ پروگرام میں شرکت کی۔ 27 اگست سے 27 ستمبر 2007 تک جاری رہنے والا یہ پروگرام خصوصی طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی ایڈمنسٹریشن کے بارے میں تھا۔اس کا مقصد یہ تھا کہ شرکاء امریکی تعلیمی نظام کا جائزہ لیں اور امریکی اداروں سے روابط قائم کریں۔ پروگرام کے دوران مجھے امریکی ثقافت اور تعلیمی نظام کے بعض منفرد اور شاندار پہلوؤں کے مشاہدے کا موقع ملا۔ IVLP امریکہ کے محکمہ خارجہ کی سرپرستی میں چل رہا ہے اور یہ دنیا کے مختلف حصوں کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

امریکہ کے وفاقی نظام کے تحت تمام اختیارات مرکز کی بجائے ریاستوں کے پاس ہیں۔صرف امور خارجہ ایسے بعض اختیارات مرکز کے پاس ہیں۔ تعلیمی پالیسی کی تیاری کی ذمہ داری بھی زیادہ تر ریاستوں کے پاس ہے۔ مرکزی حکومت صرف گرانٹ دینے اور جدید ٹیکنالوجی کی ریسرچ کے لئے فنڈز مختص کرنے کے کام میں کانگریس کی مدد کرنے کی ذمہ دار ہے۔ میرے خیال میں یہی وجہ ہے کہ امریکی تعلیمی نظام دنیا کا بہترین نظام سمجھا جاتا ہے۔

امریکی تعلیمی نظام کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اس میں مرکزیت نہیں۔ ریاستیں اپنی اپنی ضروریات کے مطابق تعلیمی پالیسی خود تیار کرتی ہیں۔ تعلیمی نظام کو کئی سرکاری اور پرائیویٹ اداروں کی سرپرستی حاصل ہے، جو مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ مثلاً انھوں نے ہر بچے کو تعلیم کی سہولت کی فراہمی کے بارے میں 2001 کا قانون منظور کرایا۔ محکمہ تعلیم صدر کے مشیر کے طور پر کام کرتا ہے اور تعلیم کے لئے وفاقی امدادی پروگراموں کو مربوط بناتا ہے۔ تاہم اس کی بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ تازہ ترین ریسرچ کی روشنی میں پالیسی کی تیاری میں صدر کو مشورے دے۔ تعلیمی اداروں کی خودمختاری اور اسکالرز اور محققین کی علمی آزادی میں خلل ڈالنا اس کا کام نہیں۔ ہم نے معلومات حاصل کرنے کے لئے بعض بڑے بڑے اداروں کا بھی دورہ کیا، جن میں نیشنل سائنس فاؤنڈیشن، نیشنل اکیڈیمی آف سائنسز اور امریکن ایسوسی ایشن آف دی ایڈوانسمنٹ آف سائنس شامل ہے۔

ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی کے لئے یونیورسٹی اور صنعت کے درمیان شراکت داری ناگزیر ہے۔ امریکہ نے اس مقصد کے لئے شاندار انتظامات کر رکھے ہیں۔ ہم نے شمالی کیرولائنا میں Raleigh/Durham میں ریسرچ ٹرائنگل پارک کا دورہ کیا، جو امریکہ میں سب سے بڑا تحقیقی

شمائلہ فاروق انٹرنیشنل وزٹرز لیڈرشپ پروگرام میں شرکت کر چکی ہیں۔ وہ سرحد یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، پشاور میں میڈیا اور پبلک افیئرز کی ڈائریکٹر ہیں۔

مصنفہ شمائلہ فاروق اسٹین فورڈ یونیورسٹی میں

پارک ہے۔ یہ تین یونیورسٹیوں (شمالی کیرولائنا اسٹیٹ یونیورسٹی، Raleigh، یونیورسٹی آف نارتھ کیرولائنا، چیپل ہل اور ڈیوک یونیورسٹی) اور اعلیٰ ٹیکنالوجی کی صنعت سے منسلک ہے۔ ریسرچ ٹرائنگل پارک میں 251 کمپنیاں کام کر رہی ہیں، جہاں طلبا اور اساتذہ تحقیقی ماحول میں ایک دوسرے سے اور کمپنیوں سے رابطہ رکھتے ہیں اور اعلیٰ ٹیکنالوجی کی کمپنیوں مثلاً آئی بی ایم، سسکو سسٹمز، گلیکسو سمتھ اور ریڈ ہیٹ وغیرہ کو اپنی تحقیق و جستجو سے آگاہ کرتے ہیں۔ یونیورسٹیوں اور صنعت کے درمیان قریبی رابطے کی وجہ سے یہ علاقہ اعلیٰ ٹیکنالوجی کے بزنس اور ریسرچ کا ایک بین الاقوامی مرکز بن گیا ہے۔

مصنفہ شمائلہ فاروق ایک عشائیہ میں شریک ہیں

آئی بی ایم کے دورے کے موقع پر ہمیں یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ آئی بی ایم کے حکام پاکستان میں آئی بی ایم سنٹر فار ایڈوانسڈ اسٹڈی (CAS) کے قیام میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہندوستان اور بعض دوسرے ملکوں میں اس طرح کے سنٹر پہلے ہی قائم ہو چکے ہیں اور یونیورسٹیوں کو تحقیقی شراکت داری مضبوط بنانے میں مدد دے رہے ہیں۔ آئی بی ایم کے بعض پروگرام، جن میں تعلیمی اقدام اور' ایکسٹریم بلیو' جیسے پروگرام شامل ہیں، اساتذہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دیتے ہیں اور طلبا اور اساتذہ کو فری آن لائن کورس کراتے ہیں۔ اس طرح پاکستان اور امریکہ کے طلبا اور اساتذہ میں براہ راست رابطہ قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ہمارے پروگرام کو ایک اور چیز نے جو حقیقی حسن بخشا، وہ یہ تھا کہ ہمیں وہاں کے مقامی خاندانوں سے بات چیت کرنے اور امریکی ثقافت دیکھنے کا موقع ملا۔ محکمہ خارجہ نے ہمارے لئے بعض خاندانوں سے ملاقات کا انتظام کیا، جہاں ہم نے دیکھا کہ امریکہ میں خاندان کا نظام کتنی گہری جڑیں رکھتا ہے۔ مقامی خاندانوں سے ملاقات کے بعد ہمیں احساس ہوا کہ عالمی شہری کی حیثیت سے ہماری کئی ثقافتی اقدار مشترک ہیں۔ محبت، احترام اور ہمدردی کی اقدار عالمگیر اقدار ہیں، جو مغرب میں بھی موجود ہیں۔ مقامی خاندانوں سے ملاقات سے مجھے امریکی روایات کے بارے میں غلط فہمی دور کرنے میں بہت مدد ملی۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ امریکہ کا سماجی نظام خامیوں سے پاک ہے۔ ایسی بات نہیں۔ خامیاں ہر جگہ ہوتی ہیں۔ تاہم ایک دوسرے کی ثقافت کو سمجھ کر اور باہمی ربط وضبط کے ذریعے ان خامیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔

موجودہ دور میں تعلیمی روابط قائم کرنا اور انھیں نشو ونما دینا بہت ضروری ہے۔ محکمہ خارجہ کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے پروگرام کے آفس کے حکام سے ایک ملاقات میں پاکستان کے اعلیٰ تعلیمی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر عطاء الرحمٰن کی خدمات کا ذکر بھی آیا اور وہ پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لئے جو کام کر رہے ہیں، اسے سراہا گیا۔ ہم نے سٹینفرڈ یونیورسٹی کا بھی دورہ کیا اور صدر کے سینئر معاون جیفری ایچ وِچَل سے ملاقات کی۔ انھوں نے پاکستان سے تعلیم کے شعبے میں قریبی تعلقات قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور امریکہ کی مدد سے پاکستان میں یونیورسٹی کے قیام کا ذکر کیا اور کہا کہ اس سے دونوں ملکوں میں اعتماد سازی میں بہت اضافہ ہوگا۔

امریکی تاریخ کے بارے میں معلوماتی کورس کا انعقاد

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے قائم مقام امور عامہ افسر انٹون گریوبل امریکی تاریخ کے مطالعاتی کورس کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں۔

امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے قائم مقام افسر اینٹون گریوبل نے 9 نومبر 2007ء کو امریکی تاریخ کے بارے میں پانچ روزہ کورس کے اختتام پر شرکاء میں اسناد کی تقسیم کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تاریخ کے مطالعہ کی اہمیت پر زور دیا۔

امریکی سفارتکار نے لاہور کے متعدد تعلیمی اداروں سے تعلق رکھنے والے لگ بھگ 80 طالبعلموں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ سمیت متعدد اہم شعبوں میں ایک مضبوط اور قابل قدر ساتھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان کیلئے ایک مستحکم اور جمہوری مستقبل کا عزم کر رکھا ہے۔

کورس کے شرکاء کو امریکہ کی بطور ایک برطانوی نوآبادی ابتداء سے لے کر جمہوری اداروں کے ارتقاء، خانہ جنگی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد ایک بڑی طاقت کے طور پر ابھرنے تک ترتیب وار تاریخ سے روشناس کرایا گیا۔ لیکچرز کا سلسلہ "امریکی سفارتی تاریخ" اور "آج کی دنیا میں امریکہ کے کردار" پر بات چیت پر اختتام پذیر ہوا۔

شعبہ امور عامہ کے قائم مقام افسر اینٹون گریوبل نے امریکی سفارتی تاریخ پر گفتگو کو سمیٹتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی تاریخ کا مطالعہ کر کے ہی طالبعلم دنیا کے دیگر حصوں بشمول جنوبی ایشیاء کے ساتھ امریکی تعلقات کی نوعیت کو سمجھ سکتا ہے۔

امریکی قونصل خانہ کے مختلف افسران نے امریکی تاریخ کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے لیکچر دیئے۔ یہ کورس 1988ء سے تقریباً ہر سال منعقد کیا جا رہا ہے اور پاکستانی طلباو طالبات کو امریکی کی تاریخ سے عمومی طور پر متعارف کرانے کیلئے مرتب کیا گیا ہے۔

امریکی قونصل خانہ کے قائم مقام امور عامہ افسر انٹون گریوبل امریکی تاریخ کے مطالعاتی کورس میں شریک ایک طالبہ کو سرٹیفکیٹ دے رہے ہیں۔

امریکی عوام کی جانب سے 19 ایمبولینسوں کی فراہمی

امریکی قونصل خانہ کراچی کی کے ایل اینسکی صوبہ سندھ کے سینئر وزیر صحت سید سردار احمد کو ایمبولینسوں کی دستاویزات دے رہی ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے عوام کی جانب سے یوایس ایڈ پاکستان میں ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال کے ایک منصوبہ کیلئے مالی اعانت کر رہا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت یوایس ایڈ نے پاکستان میں ماؤں کی صحت کی دیکھ بھال کیلئے 45 ملین روپے مالیت کی 19 خصوصی ایمبولینسیں فراہم کی ہیں۔

اس سلسلہ میں وفاقی سیکریٹری صحت خوشنود اختر لاشاری اور یوایس ایڈ کی ڈائریکٹر صحت میری اسکیری نے اسلام آباد میں 30 اکتوبر کو ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے۔

سیکریٹری لاشاری نے حکومت امریکہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں لگ بھگ 10 مائیں آمد ورفت کی مناسب سہولت کی عدم دستیابی کے باعث اسپتال یا طبی مراکز لے جانے کے دوران انتقال کر جاتی ہیں۔ یہ ایمبولینسیں طبی ساز وسامان اور ابلاغ کے نظام سے آراستہ ہیں اور ان کے ذریعہ حاملہ خواتین کو اُن کے گھروں سے اسپتالوں تک پہنچانے کی سہولت میسر آئے گی۔

یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز پنجاب کے محکمہ صحت کو آٹھ ایمبولینسوں کی دستاویزات دے رہی ہیں۔

اس موقع پر یوایس ایڈ کی ڈائریکٹر میری اسکیری نے کہا کہ حکومت امریکہ پاکستان کو صحت عامہ کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے امداد جاری رکھے گا۔

ان میں سے بیشتر ایمبولینسیں ملک کے مختلف ضلعی ہیڈ کوارٹرز اسپتالوں کو فراہم کر دی گئی ہیں۔ ڈیرہ غازی خان، بونیر، دیر بالا، سکھر، لسبیلہ اور جعفر آباد کے اضلاع کو دو دو ایمبولینسیں اور جہلم، خانیوال، دادو، گوجر خان، مندرہ، کالی مٹی اور مری کو ایک ایک ایمبولینس دی گئی ہے۔

یکم نومبر کو کراچی میں قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے سندھ کے محکمہ صحت کو ضلعی اور تحصیل اسپتالوں کیلئے تین ایمبولینسیں حکام کے حوالے کیں۔

انہوں نے کہا کہ حکومت امریکہ نے صوبہ میں صحت عامہ کی سہولیات بہم پہنچانے کیلئے حکومت پاکستان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا عزم کر رکھا ہے تاکہ خواتین، بچوں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کا خاص خیال رکھا جائے۔

امریکی قونصل خانہ کراچی کی کے ایل اینسکی سکھر کے ڈی سی او خواجہ شفیق احمد کو ایمبولینسوں کی چابیاں دے رہی ہیں۔

قونصل جنرل کے اینسکی نے 2 نومبر کو حب میں ضلع لسبیلہ کیلئے دو ایمبولینسیں بلوچستان کے صوبائی محکمہ صحت کے حوالے کیں۔ یہ ایمبولینسیں حاملہ خواتین اور نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال کیلئے خاص طور پر بنائی گئی ہیں۔

دریں اثناء یوایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز نے 3 دسمبر کو لاہور میں آٹھ ایمبولینسیں پنجاب محکمہ صحت کے حوالے کی ہیں۔ یہ ایمبولینسیں ڈیرہ غازی خان، خانیوال، جہلم اور راولپنڈی کے اضلاع میں ہنگامی طبی امداد کے ضرورت مند مریضوں کو ضلعی اور تحصیل اسپتالوں میں پہنچائیں گی۔

این آرنیز نے کہا کہ جب صحت کے حوالے سے کوئی ہنگامی صورت حال درپیش ہوتی ہے تو ہر لمحہ قیمتی ہوتا ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ تربیت یافتہ عملہ ماؤں اور بچوں کی مدد کیلئے تیزی سے حرکت میں آئے، جو ہنگامی طبی امداد کے مستحق ہوتے ہیں اور انہیں فوری طور پر مزید علاج معالجے کیلئے اسپتال پہنچائے۔

انگریزی زبان

کا تربیتی کورس

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی ایکسیس مائیکرواسکالرشپ پروگرام کے ایک طالب علم کوسرٹیفکیٹ دے رہی ہیں۔

کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے 12 ستمبر کو انگریزی زبان کے تربیتی پروگرام انگلش ایکسیس مائیکرو اسکالرشپ پروگرام کے تحت کورس مکمل کرنے والے 55 طلبا کو سرٹیفکیٹ دیئے۔60 ہزار ڈالر مالیت کا یہ امریکی منصوبہ سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اشتراک سے مکمل کیا گیا۔

سرٹیفکیٹ تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مس اینسکی نے طلبا سے کہا کہ ''اب آپ کے پاس انگریزی کی صورت میں ایک موثر ہتھیار آ گیا ہے، جس کے ذریعے آپ دنیا بھر کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے خوابوں کو حقیقت کا روپ دے سکتے ہیں۔''

اس سے پہلے سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی مینیجنگ ڈائریکٹر پروفیسر انیتا غلام علی نے قونصل جنرل کا خیر مقدم کیا اور دو سالہ پروگرام مکمل کرنے پر طلبا کو مبارکباد دی۔انھوں نے طلبا سے کہا: ''آپ انگریزی زبان کی تعلیم عام کرنے کا ایک ذریعہ بن جائیں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں سے بھی کہیں کہ وہ بھی خود کو انگریزی زبان سے روشناس کرائیں۔''

اس موقع پر پبلک افیئرز آفیسر کیرن والٹز ڈیوس نے طلبا کو تاکید کی کہ آپ اس کورس کو ''منزل نہ سمجھیں، منزل کی طرف سفر کا آغاز سمجھیں، اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اس طرح پوری دنیا تک رسائی حاصل کریں۔'' ایک طالبعلم نے بڑے جذباتی انداز میں کہا: '' اس پروگرام کے بغیر میں کبھی انگریزی کی معیاری تعلیم حاصل نہیں کر سکتا تھا، کیونکہ میری مالی حالت اچھی نہیں اور میں اخراجات کا متحمل نہیں ہوسکتا تھا۔''

طلبا نے امریکہ کے لوگوں اور سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کیا کہ انھیں زندگی میں ''اس طرح کا نادر موقع ملا۔''

انگریزی زبان سکھانے کا یہ پروگرام امریکہ کے محکمہ خارجہ کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ اس کے ذریعے پسماندہ طبقوں کے 18-14 سال کے نوجوانوں کو مقامی اسکولوں میں انگریزی کی تعلیم دلوائی جاتی ہے۔ اس پروگرام کے آغاز سے اب تک امریکی سفارتخانوں نے 44 مختلف ملکوں میں انگریزی کی تعلیم کے اسکول منتخب کیے ہیں، جہاں 10,000 طلبا کو داخلہ ملا ہے۔ اس پروگرام کے تحت انگریزی زبان کے کورسوں کے علاوہ امریکی طرز کے کلاس روم کا بھی انتظام کیا جاتا ہے، جہاں طلبا کو امریکی تعلیمی مواد فراہم کیا جاتا ہے اور انھیں عملی طور سیکھنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی ایکسیس مائیکرواسکالرشپ پروگرام کی تقریب میں شریک طالب علموں کے ساتھ۔

جواھرات وزیورات کی ترقی کے مرکز کے قیام کیلئے یوایس ایڈ کی اعانت

یوایس ایڈکی مشن ڈائریکٹراین آرنیزکو پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کے نمائندہ ڈاکٹر شہزاد عالم زیورات دکھارہے ہیں۔

ممتاز پاکستانی جامعات اورفنی اداروں کے ایک کنسورشیم نے یوایس ایڈ کی معاونت سے 23 ِ نومبرکوپاکستان میں قیمتی پتھروں اورزیورات کی صنعت کی نمایاں تنظیموں کے ساتھ مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت لاہور میں تخلیقی نمونوں کاایک مرکز سینٹرآف ایکسیلینس فار کریٹی وِٹی اینڈ ڈیزائن قائم کیاجائے گا۔

پاکستان میں یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹراین آرنیز نے کہا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیمی اداروں کوتربیت، ڈیزائن، مکینکس اور مارکیٹنگ عناصر کی ترقی کیلئے صنعت کی فراہم کردہ معلومات اوران سے روابط ناگزیر ہیں۔ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ماہر کاروباری حضرات تیار کرنے کیلئے علمی تیاری جزولاینفک ہے جو قیمتی پتھروں اورزیورات کی قدرو قیمت کومستحکم کرنے میں مدد دیں گے۔

بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی، نیشنل کالج آف آرٹس، پاکستان اسکول آف فیشن ڈیزائن، پنجاب یونیورسٹی کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن پر مشتمل یہ کنسورشیم پاکستان جیمز اینڈ جیولری ڈیویلپمنٹ کمپنی اور پاکستان کونسل فار سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کے ساتھ مل کرنصاب کی تیاری، معلومات کے تبادلہ، کورسزکواپ گریڈکرنے کیلئے کام کرے گااور لیبارٹری اورفنی سہولیات میں اشتراک کرے گا۔

یوایس ایڈکی مشن ڈائریکٹراین آرنیز نے کہا کہ مجوزہ مرکز ماہرین تعلیم اور کاروباری حضرات کوایک دوسرے سے ملائے گا اور ایک زیادہ پیداواری اور مسابقت کی صلاحیت کی حامل صنعت کی بنیادرکھے گا

مفاہمت کی یادداشت پر دستخط جواہرات اور زیورات کے اسٹریٹیجک گروپ (SWOG) کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔یہ گروپ یوایس ایڈکی اعانت سے چلنے والی تنظیم ہے جو پیداوار بڑھانے ،مارکیٹنگ کو بہتر بنانے اور صارفین کی ضروریات کوسمجھنے اور انہیں پورا کرنے کی حکمت عملی تیار کرنے کیلئے تشکیل دی گئی ہے۔یوایس ایڈکا حکمت عملی تیارکرنے کامنصوبہ جس کی مالیت 11.3 ملین ڈالر ہے ،قیمتی پتھروں اورزیورات کے اسٹریٹیجک گروپ (SWOG) اوردیگر صنعتوں کے ایسے گروپوں کومعاشی نموکے ذریعہ پائیدارترقی کے فروغ میں مدد دیتا ہے۔

یوایس ایڈکی مشن ڈائریکٹراین آرنیزکا پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کے باہر یوایس ایڈکی مالی اعانت سے چلنے والے کنسورشیم کے ارکان کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

فیصل آباد زرعی یونیورسٹی میں سانچوں کی ڈھلائی کے مرکز کا افتتاح

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور پنجاب کے گورنر ریٹائرڈ لیفٹننٹ جنرل خالد مقبول نے 7 نومبر کو فیصل آباد کی زرعی یونیورسٹی کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں ایکسٹروژن سینٹر کا افتتاح کیا۔

برائن ہنٹ نے کہا کہ زراعت پاکستان کی معیشت کا سب سے بڑا شعبہ ہے اور ملک کی 42 فیصد سے زیادہ افرادی قوت اس شعبہ سے منسلک ہے۔ اچھی قیمت والی اشیائے خوردنی تیار کرنے کی صلاحیت کروڑوں پاکستانیوں کی زندگی پر ثمرات مرتب کرسکتی ہے۔ فیصل آباد زرعی یونیورسٹی کا نیا سانچوں کی ڈھلائی کا مرکز پاکستان کے زرعی شعبہ کو اس منزل کی جانب لے جانے میں مدد دے گا۔

فیصل آباد کی زرعی یونیورسٹی میں ڈھلائی کے مرکز کی افتتاحی تقریب میں امریکی پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ، گورنر پنجاب خالد مقبول شریک ہیں۔

یہ مرکز زرعی یونیورسٹی، امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ)، یوایس نیشنل اکیڈمی آف سائنسز، پاکستان کی وزارت سائنس وٹیکنالوجی اور ہائیر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کے مابین تعاون کا نتیجہ ہے۔

یہ مرکز پاکستانی سائنسدانوں، طالب علموں اور فوڈ انڈسٹری سے وابستہ افراد کو ایکسٹروژن ٹیکنالوجی کے میدان میں تربیت دے گا۔ یہ مرکز نجی فوڈ انڈسٹری کو مربوط بنائے گا اور ایکسٹروژن ٹیکنالوجی میں اعلیٰ سطح کا نصاب اور تحقیقی منصوبے وضع کرے گا اور مقامی مال کو بروئے کار لاکر نئی غذائی اشیاء تیار کرے گا۔

389,000 ڈالر مالیت سے قائم کردہ یہ سانچوں کی ڈھلائی کا مرکز یوایس ایڈ کے 6.9 ملین ڈالر کے منصوبہ پاک امریکہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کوآپریشن پروگرام کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت پاکستانی اور امریکی سائنسدانوں، انجینئرز اور صحت عامہ کے ماہرین کو پاکستان کی زراعت، پانی، صحت، اقتصادی مسابقت کاری اور ماحولیاتی علوم میں تعاون کرنے کیلئے گرانٹس فراہم کی جاتی ہیں۔

گورنر پنجاب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول امریکی پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ کو سووینیر دے رہے ہیں۔

10 ویں امریکن اسٹڈیز کانفرنس

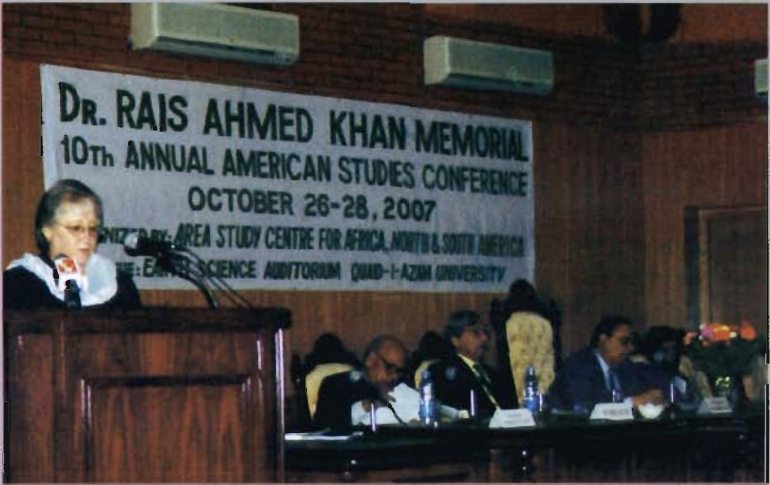

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امور عامہ کے ویب میفیلڈ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں منعقد ہونے والی 10 ویں سالانہ امریکن اسٹڈیز کانفرنس سے خطاب کر رہی ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امور عامہ کے ویب میفیلڈ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں امریکن اسٹڈیز کانفرنس کے دوران ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے سربراہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن سے محو گفتگو ہیں۔ اس موقع پر امریکی کلچرل اتاشی کانسٹینس سی جونز بھی موجود ہیں۔

10 ویں امریکن اسٹڈیز کانفرنس 28-26 اکتوبر کو قائداعظم یونیورسٹی کے ایریا اسٹڈی سینٹر میں منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس امریکی سفارتخانہ کی مالی اعانت سے منعقد کی گئی اور میری لینڈ یونیورسٹی، امریکہ کے ڈائریکٹر امریکن اسٹڈیز پروفیسر جان ایل کاگے کانفرنس کے کلیدی مقرر تھے۔

امریکی سفارتخانہ کے شعبہ امور عامہ کی قونصلر کے ویب میفیلڈ نے کہا ہے کہ تعلیمی اور علمی تبادلوں کے ذریعہ دوطرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے سے زیادہ کوئی اور ارفع کام نہیں ہوسکتا۔

سہ روزہ کانفرنس قائداعظم یونیورسٹی کے تعاون سے منعقد کی گئی اور اس کا مقصد امریکہ کے حوالے سے علمی تحقیق میں سہولت بہم پہنچانا اور امریکی اور پاکستانی اسکالرز کے مابین تبادلہ خیال کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

قونصلر میفیلڈ نے کہا کہ یہ (کانفرنس) اس بات کی شاندار مثال ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے مابین تعلقات کتنے گہرے اور وسیع ہورہے ہیں اور موجودہ پاک امریکہ تعلقات محض سلامتی تک اور دہشت گردی کے خلاف جنگ پر مرکوز نہیں ہیں۔ اعلیٰ امریکی سفارتکار نے کہا کہ جنوب ایشیا بھر سے اسکالرز کی شرکت اِس سالانہ فورم کی اہمیت اور افادیت کی عکاس ہے اور حکومت امریکہ کی جانب سے نمائندگی کرتے ہوئے یہ بات میرے لئے باعث مسرت ہے کہ ہم ایک بار پھر امسال اس کانفرنس کی مالی اعانت کر رہے ہیں۔

انہوں نے 10 ویں سالانہ امریکن اسٹڈی کانفرنس کے انعقاد پر ایریا اسٹڈی سینٹر کی ڈائریکٹر ڈاکٹر رُخسانہ قنبر اور قائداعظم یونیورسٹی کی کوششوں پر اُن کا شکریہ ادا کیا۔

پروفیسر جان ایل کاگے، جنہوں نے یونیورسٹی آف پینسلوانیا سے ثقافتی بشریات میں ڈاکٹریٹ کی ہے مختلف شہروں کے دورہ کے دوران اساتذہ سے ملاقاتیں کرنے کے علاوہ جامعات کے طلباوطالبات کو لیکچر بھی دیں گے۔

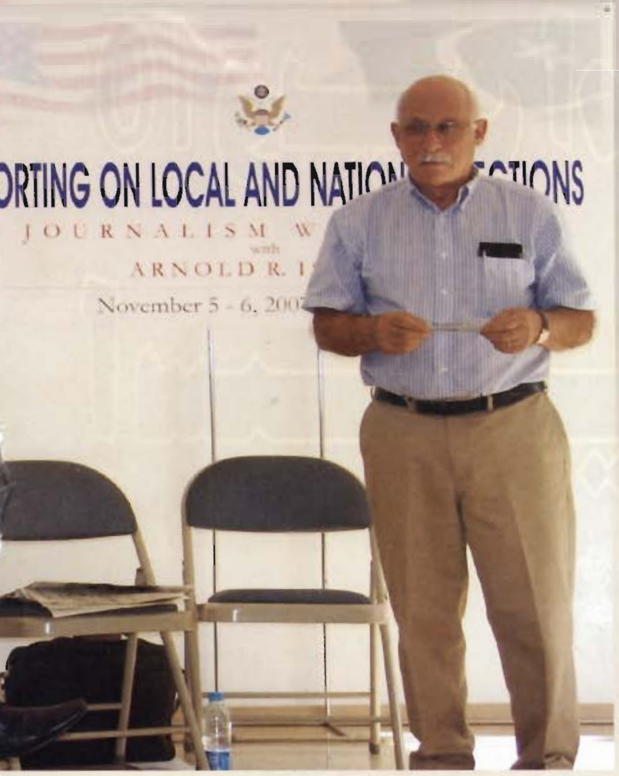

تربیتی ورکشاپ میں شامل ایک صحافی کسی نکتہ کی وضاحت طلب کر رہے ہیں

سیالکوٹ میں تربیتی نشست کا ایک منظر

سنیئر مدیران اخبارات
آرنلڈ آئزک کے ہمراہ
اسلام آباد میں محوِ گفتگو ہیں

انتخابی کوریج کے موضوع پر

صحافیوں کی تربیتی نشستوں

کا انعقاد

ممتاز امریکی مقرر اور بین الاقوامی شہرت کے حامل مصنف اور استاد آرنلڈ اسکیپ آئزک نے 28 اکتوبر سے 9 نومبر تک پاکستان کے مختلف شہروں میں الیکشن کی رپورٹنگ کے موضوع پر تربیتی ورکشاپس منعقد کیں اور لیکچرز دیئے۔ ان ورکشاپوں اور لیکچرز کیلئے امریکی سفارتخانہ نے مالی اعانت کی۔

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امورِ عامہ کے ویب میفیلڈ نے کہا ہے کہ ایک جمہوری معاشرہ میں آزاد صحافت کا کردار ہمیشہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے، لیکن انتخابات کی رپورٹنگ سے کبھی زیادہ اہم نہیں ہوسکتا۔ صحافی لوگوں کو اُن کے دستیاب امیدواروں کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں اور اُنہیں انتخابی عمل میں شرکت کی ترغیب دیتے ہیں۔

آرنلڈ آئزک ٹاؤسن یونیورسٹی اور جان ہاپکنس یونیورسٹی امریکہ میں اور یوکرائن اور چین کی متعدد جامعات میں سیاسیات اور ابلاغ عامہ کے شعبوں میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ اس کے علاوہ، وہ ایک درجن سے زیادہ ملکوں بشمول سابق سویت یونین، بلقان کی ریاستوں اور جنوب مشرقی ایشیا میں پیشہ ور صحافیوں اور صحافت کے طالبعلموں کیلئے صحافت کی تربیتی نشستیں منعقد کر چکے ہیں۔ وہ واشنگٹن پوسٹ، نیو ہاؤس نیوز سروس، تھرڈ ایج نیوز سروس اور بالٹی مورسن میں مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ وہ کئی کتابوں کے مصنف اور شریک مصنف ہیں۔

کراچی میں ایسوسی ایشن آف ٹیلی ویژن جرنلسٹ پاکستان کے ممبران
آرنلڈ آئزک کے ہمراہ

اپنے دورہ کے دوران، آرنلڈ آئزک نے یونیورسٹیوں میں ابلاغ عامہ اور بین الاقوامی تعلقات کے طالب علموں سے انتخابی عمل کے بارے میں گفتگو کی۔ آرنلڈ آئزک نے پشاور، خانیوال، بہاولپور، سیالکوٹ، اسلام آباد اور کراچی میں صحافیوں سے کہا کہ صحافیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ سیاسی جماعتوں یا امیدواروں کے دعووں پر نہ جائیں بلکہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس کی تحقیق کریں اور سچائی تک رسائی حاصل کریں۔

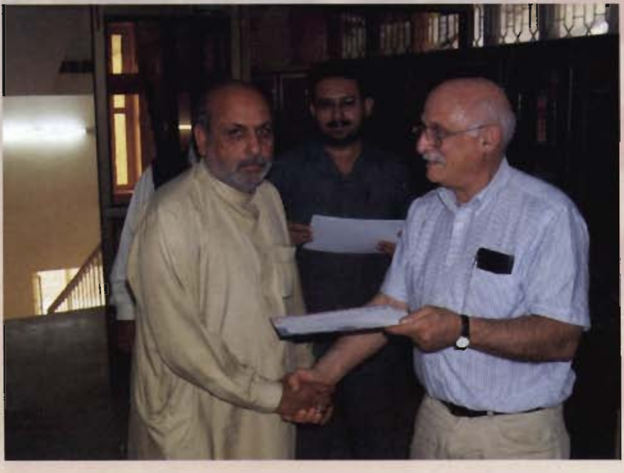

Arnold Isaacs giving away certificate to one of the participants in Khanewal.

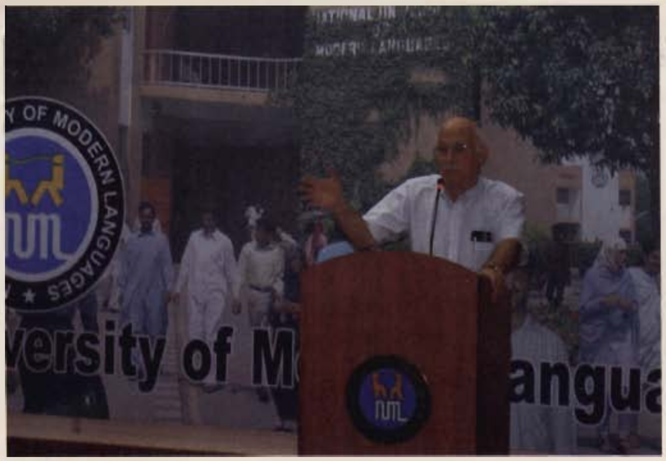

Arnold Isaacs addresses students and faculty of the departments of Mass Communications and International Relations at the National University of Modern Languages in Islamabad.

A journalist making a point during the workshop in Islamabad

Journalism Training Workshops on Elections Coverage

Skip Isaacs paid a visit to the Islamabad office of The Daily Times where he discussed journalistic issues with Resident Editor Rana Qaisar and the newspaper's reporters.

Noted U.S. speaker and international author and trainer Arnold "Skip" Isaacs conducted a series of journalism training workshops and lectures on 'covering elections' in different cities of Pakistan from October 28 to November 9. These workshops and lectures were arranged and sponsored by the U.S. Embassy.

"The role of a free press in a democratic society is always essential, but never more so than in covering elections. Journalists play a key role in informing the people of the choices available to them and encouraging them to participate," Kay Webb Mayfield, U.S. Embassy's Counselor for Public Affairs said.

Arnold Skip Isaacs is an acclaimed professor of journalism and mass communication and has held teaching assignments at various universities in the U.S., Ukraine, and China, besides conducting journalism tranings in more than a dozen countries with both professional journalists and journalism students. He has also held various positions at the 'Washington Post,' 'New House News Service,' 'Third Age News Service,' and 'Baltimore Sun.' He is also author, co-author and contributor to various books.

Duirng his visits, Arnold Skip Issacs spoke to the university students of journalism, mass communications and internaitonal relations on the role of the media in a democracy and in the election process in various cities. "Journalists have a responsibility not to take at face value the claims of parties or candidates, but to investigate and verify the truth of what they say," Arnold R. Isaacs told the participating journalists in Peshawar, Khanewal, Bhawalpur, Sialkot, Islamabad and Karachi.